

مسئلہ لا تکفر احداً من اهل القبلة کے منہ پر چھین۔
 ہماری تخصیص و تجویز کی طرف رجوع کرنا جائز سمجھیں تو ہمارے رسالہ کے نمبر اول جلد ۹
 میں مضمون لکھ کر اور نمبر ۹ جلد ۹ میں مضمون "تفرقہ بین الاسلام والزندقہ" کا
 فراموش نہ کریں۔ واللہ یتقدی من یشاء علی صراط مستقیم۔

تخصیص سالہ ٹی بی جے ایچ کا

در اثبات وجود خالق

اس سالہ کی تخصیص مضمون ہنسنے رسالہ نمبر ۴ جلد
 ۶ میں مضمون کی تھی۔ یہ وہ اور مضمون ہم دیکھ کر اور
 کر کے کہ گئی۔ آخر درازی زمانہ کے سبب ہماری
 ہی اسکی طرف نہ رہے۔ اندرون بعض اجنبانے اس تخصیص
 کا پھر لقا ہوا کیا ہے۔ انکو باسماح سے ہنسنے پھر اسکی تخصیص
 قطعہ کیا ہے۔ ہر چند پہلے نمبر ۱۱ جلد ۹ میں اسکی تین
 صفحہ پر سوال ہو چکے تھے کہ اس خیال سے کہ شاید وہ
 یہ جواب میں لوگوں کے پاس نہ ہو اس مضمون کو سننے
 میں سے اسے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

پڑھیں اہل سنت کسی شیعہ خارجی منفری وغیرہ اہل قبلہ کو کا فر نہیں سمجھتے

علم الہی عقلی

بہلا باب

دلیل کی صورت

بہلی اصل

اگر کوئی آدمی میدان میں چلا جائے اور اسے ایک پتھر ملے اور وہ پوچھے کہ یہ کون سے آیا ہے تو کوئی کہے کہ یہ پتھر سے ہے تو اسکو دکھانا ذرا مشکل ہے۔ لیکن اگر وہان میدان میں کوئی گہری نظر آوے اور کوئی ایسا کہے کہ یہ پتھر سے ہے تو عقل باور نہ کرگی لیکن یہ جواب اگر تمہارے حقیقہ کافی ہے۔ تو گہری کے چین بھی کافی ہے۔ مگر گہری کے حقیقہ کافی نہیں کیونکہ اس میں حرکت پائی جاتی ہے۔ کوئی بانی ہے۔ مثلاً اوہین پیسے میں جو آ رہی طرح کہے ہوئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو چلائے ہیں۔ اور دوسو بیان اور بارہ ہندسہ میں جو وقت نکالے ہیں سو نتیجہ نکلیگا کہ اسکا کوئی بانی ہے۔ اور اس نتیجہ کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔

(۱) مثلاً اگر کوئی کہے کہ جسے کسی کو بھی گھر کے بنانے نہ دیکھا نہ کسی ایسے کو دیکھا جو بنا سکتا ہے۔ تاہم عقل کو شک نہیں کہ کوئی بنائے والا نہیں ہے۔ کسی وقت میں یہ بتائی گئی تھی۔

(۲) اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس گہری میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو چھو میں نہیں آتی ہیں کہ کس مطلب کے واسطے ہیں تو یہ سچے دلیل نہیں ہے۔ کہ اسکا کوئی بنانے والا نہیں کیونکہ اگرچہ بعض چیزیں گہری میں معلوم نہیں ہوتیں کہ کس مطلب

کے لئے میں تو یہی بعض اور چیزوں سے جسکی حکمت صاف ظاہر ہے بنانے والا

تجارت

(۳۴) اگر کوئی کہے کہ یہ گہری گہی بگڑی جاتی ہے۔ اور ٹھیک وقت نہیں

ملتی ہے۔ تو یہی کچھ اعتراف نہیں ہے۔ کیونکہ بہتر سے سچھیا اور حکمت کی چیزیں کسی قدر کمی میں پر بنانے والے کے حقیقہ گہرے نہیں رہتا ہے کہ کسی نے نہ بنایا۔ مثلاً اگر اجن بگڑ جاوے۔ تو کسیکو کچھ ہنوکا کہ اسکا بنانے والا نہیں ہے۔

(۳۵) اگر کوئی کہے کہ یہ ایک شے ہے اور جیسے ہر شے کی کوئی صورت ہوتی ہے

اسکی ہی کوئی صورت ہوگی خلقت میں کہ وہ دن صومرن میں۔ اور میں سے یہ ہی ایک ہے کہ گہری کے حقیقہ عقل ایسا جواب ہرگز تسلیم نہ کرے گی۔

(۳۶) اگر اعتراف میں کرنے والا کہے کہ خلقت میں ایک طرح کی ترتیب ہے جس سے

سب طرح کی چیزیں بناتی ہیں سو یہ گہری ہی اسی ترتیب سے بنی ہے یہ ہی کافی جواب نہیں کیونکہ یہ تمہارا میں نہیں آتا۔ کہ کوئی چیز فقط ترتیب سے بنی جاسکتی ہے ترتیب کرنے والا نہیں ترتیب کیونکہ ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی ترتیب کرنے والا ہو۔

(۳۷) اگر کوئی کہے کہ ان حکمت کی صورت تو گہری میں ہے۔ لیکن تمہاری حکمت

کی صورت سے وہو کا کہاتے ہو۔ اس کا بنانے والا نہیں ہے۔ تو عقل ہرگز تسلیم نہ کرے گی۔ اور جہاں ایسی حکمت ہے۔ لیکن نہیں کہ عقل وہو کا کہاوے

(۳۸) اگر کوئی کہے کہ دات میں ایک طرح کا قاعدہ ہے جس سے چیزیں ان خود

بن جاتی ہیں جیسا پچ سے پیر عقل سے تسلیم نہیں کرتی کہ گہری یوں ہی بنی کیونکہ کوئی قاعدہ یا قانون بغیر کسی قاعدہ بنانے والے کے نہیں ہو سکتا۔

(۳۹) اگر کوئی کہے کہ تمہیں چاہئے کہ گہری کیا چیز ہے یعنی ہمیں مجید میں تو بس تمہیں کیا معلوم

ہے کہ اسکا کوئی بنانے والا ہے یا نہیں ایسے جواب سے یہ نتیجہ کا اسکا کوئی بنا بانی ہے۔